علمائے دیوبند کے فتاویٰ

بدمیمن

امدادالاحکام:......فتاویٰ کا یہ عظیم ذخیرہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے بھانجے حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ کے تحریر کردہ فتاویٰ کا ہے، جوانہوں نے حکیم الامتؒ کی زیر نگرانی تحریر کیے ہیں۔ ویسے تو حضرت تھانویؒ اپنے پاس آنے والے سوالات کے جواب خود ہی تحریر فرماتے تھے لیکن سوالات کی کثرت کے باعث خانقاہ تھانہ بھون کے بعض دیگر مفتیان کرام سے بھی فتاویٰ لکھواتے تھے، جو حضرت تھانوی کی نگرانی ورہنمائی میں جواب لکھتے تھے، ''امدادالاحکام'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں:

''بعد الحمد والصلاۃ عرض ہے کہ ۱۳۴۰ھ میں جب برخوردار مولوی ظفر احمد سلمہ بقصدِ قیامِ مستقل تھانہ بھون آئے تو منجملہ اور کاموں کے میں نے فتاویٰ کا کم بھی ان کے سپرد کر دیا، کیوں کہ کثرت مشاغل کی وجہ سے مجھے کتابوں کی تلاش وتفتیش کی فرصت نہ ہوتی تھی، برخوردار سلمہ اُس فتویٰ کو جس میں کچھ بھی کسی اہمیت سے حیثیت ہوتی تھی اول اول بالالتزام مجھے دکھالیتے تھے اور معمولی فتاویٰ خود لکھ دیتے تھے۔ خدا کے فضل سے فتاویٰ کے کام کو انہوں نے بااحسن وجوہ انجام دیا اور بعد چندے جب دیکھا گیا کہ ماشاءاللہ فتاویٰ نہایت تحقیق سے لکھے جاتے ہیں اور بحمد اللہ ہر ہر پہلو پر نظر کافی ہو جاتی ہے، تو پھر سب فتاویٰ کے دکھلانے کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ ہاں، پھر بھی اکثر فتاویٰ میں مجھ سے مشورہ کر لیتے تھے اور بعض فتاویٰ کو دکھلا بھی دیتے تھے، چنانچہ یہ مجموعہ جو جناب کے سامنے ہے، اُن ہی فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس میں اگر چہ سب میرے دیکھے ہوئے نہیں ہیں، مگر برخوردار سلمہ کے فتاویٰ پر مجھے تقریباً ایسا ہی اطمینان ہے جیسا خود اپنے لکھے ہوئے فتاویٰ پر، اسی اس کا نام 'امدادالاحکام ضمیمہ امدادالفتاویٰ'' تجویز کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق''۔

چار جلدوں پر مشتمل فتاویٰ کا یہ مجموعہ تقریباً ۱۹ سال (محرم ۱۳۴۰ھ تا شوال ۱۳۵۸ھ) کے فتاویٰ پر مشتمل ہے، جس میں کل 2171 ہیں، جن میں 501 حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلویؒ کے تحریر کردہ ہیں اور باقی فتاویٰ حضرت مولانا عثمانیؒ کے تحریر کردہ ہیں۔ البتہ چند ایک ایسے بھی ہیں جو حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے تحریر فرمودہ ہیں۔

اس فتاویٰ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اکثر فتاویٰ پر حضرت تھانویؒ کے تصدیقی دستخط موجود ہیں اور جہاں دستخط نہیں وہ بھی بکثرت آپ کے مشورے اور رہنمائی میں لکھے گئے ہیں۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دلائل کی تفصیل زیادہ ہے، خصوصاً حضرت مولانا عثمانیؒ کے فتاویٰ میں احادیث کے دلائل نہایت شرح وبسط کے ساتھ محدثانہ اصول پر ذکر کیے گئے ہیں۔

فتاویٰ کا یہ عظیم مجموعہ چار ضخیم جلدوں میں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے شائع ہوا ہے۔

☆......☆......☆

کفایت المفتی: ......مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے فتاویٰ کا مجموعہ۔

مفتی صاحب فتویٰ نویسی میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے، فتاویٰ میں اصابت رائے آپ کا طرہ امتیاز تھا، جس کی بنا پر آپ کے اساتذہ بھی آپ کے فتاویٰ پر اعتماد کرتے تھے۔ مفتی صاحب نے تقریباً نصف صدی (۱۳۱۶ھ تا ۱۳۶۳ھ) فتویٰ نویسی کی خدمت مختلف اداروں میں سرانجام دی اور اس دوران ہزاروں کی تعداد میں فتوے لکھے لیکن ابتدائی ۳۵ سال کے فتاویٰ انتظام نہ ہونے کی بنا پر محفوظ نہ رہ سکے، آخری ۱۵ سال کے فتاویٰ جو محفوظ رہے، وہ اور اسی طرح مختلف رسائل و جرائد سے اخذ کر کے نیز دیگر مختلف مقامات و ذرائع سے مفتی صاحب کے فتاویٰ حاصل کر کے مفتی صاحب کے صاحبزادے مولانا حفیظ الرحمٰن آصف نے ان تمام فتاویٰ کو مرتب کیا جو ''کفایت المفتی'' کے نام سے مدون ومطبوع موجود ہے۔ جس میں تقریباً 4558 فتاویٰ ہیں۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ ۹ جلدوں میں دارالاشاعت، کراچی سے شائع ہوتا رہا ہے۔ حال ہی میں اس کا جدید ایڈیشن نئی ترتیب وتخریج کے ساتھ ۱۴ جلدوں میں جامعہ فاروقیہ کراچی سے شائع ہوا ہے۔ ترتیب جدید وتخریج کے فرائض رفقائے دارالافتاء جامعہ فاروقیہ نے سرانجام دیے ہیں۔

☆......☆......☆

فتاویٰ رحیمیہ: ......حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ کے فتاویٰ کا مجموعہ۔

مفتی عبدالرحیم صاحبؒ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو گوناگوں صلاحیتوں سے مالا مال فرمایا تھا، بالخصوص فتویٰ نویسی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ نے زمانہ طالب علمی سے ہی فتوے لکھنا شروع کر دیے تھے اور آپ کے فتاویٰ پر اکابر علمائے دیوبند نے بھی اطمینان کا اظہار فرمایا ہے، جن میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ اور مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحبؒ جیسے اساطین علم شامل ہیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ بھی

اہم مہم مسائل میں اکابر علماء کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

مفتی صاحبؒ کی نظر نہایت وسیع اور عمیق تھی، جس کا اندازہ آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر ہوسکتا ہے۔ مفتی صاحب کے فتاویٰ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ سوال کے ہر ہر گوشے پر نظر ڈال کر جواب دیتے ہیں اور عبارتوں پر عبارتیں نقل کرتے جاتے ہیں، نیز آپ صرف کتب فقہ پر ہی اکتفا نہیں کرتے بل کہ قرآن وسنت اور تعامل صحابہ کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ بعض جوابات میں تو اس قدر تفصیل سے کام لیا ہے کہ وہ مکمل رسالہ بن گئے ہیں، خصوصاً اختلافی مسائل میں مخالفین کے دلائل کے نہایت معقول جواب کے ساتھ ساتھ اہل حق کے تمام دلائل عقلیہ ونقلیہ کو نہایت ہی شرح وبسط کے ذکر کرتے ہیں۔

''فتاویٰ رحیمیہ'' حضرت مفتی صاحب کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف اوقات میں تحریر فرمائے۔ یہ فتاویٰ ایک گجراتی ماہنامہ ''پیغام'' میں شائع ہوتے رہے، اس کے بعد انہیں اردو کے قالب میں ڈھالا گیا۔ اس فتاویٰ کی ابتدائی ترتیب مولانا محمد میاں صاحبؒ اور حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری صاحب نے سرانجام دی، جس کی صورت یہ تھی کہ ہر جلد میں تمام ابواب فقہ کے مسائل شامل تھے۔

ان فتاویٰ کو جدید طرز پر مرتب کرنے کی ضرورت تھی، چنانچہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء کے رفیق مفتی محمد صالح صاحب شہیدؒ نے اس کو جدید انداز میں مرتب کیا، اس طرح دس حصوں اور پانچ جلدوں میں یہ مجموعہ دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوا۔

حال ہی میں اس کا ایک نیا ایڈیشن ''مکتبہ حجاز، دیوبند'' سے شائع ہوا ہے، جس کی ترتیب نو وتہذیب کے فرائض دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ اور ان کے بھائی مولانا محمد امین صاحب پالن پوری (مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد: ۱۳ تا ۱۵) نے سرانجام دیے ہیں۔ اس ایڈیشن کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ نے بعض مقامات پر اپنے قیمتی حواشی تحریر فرمائے ہیں۔

☆......☆......☆

............................(جاری ہے)............................